احکامِ شریعت
اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

مسلکِ اہلِ سنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

فون ——— ۷۲۳۳۲۵۰۶

نام کتاب ———— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ———— اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

سال طباعت ———— ۱۹۹۶ء

ناشر ———— شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور

قیمت ———— -/۹۰ روپے

المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا وکذا ومایدریه بالغیب۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے۔ محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ تو جو نفی مطلق کرے بلاشبہ کافر ہے اور اگر علم ذاتی یا علم محیط جملہ معلومات الٰہی سے تاویل کرے تو کفر سے بچ جائے گا مگر شان اقدس میں ایسا موہوم کلام بولنے کا اس پر الزام قائم ہے کہ اس کا ظاہر کلام بعینہ وہی ہے جو اُس منافق نے کہا اور اللہ عزوجل نے اُس کے کفر کا فتویٰ دیا کیوں نہ کہا کہ بے اللہ کے بتائے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ حقّے کا استعمال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حقہ کے بارہ میں تحقیق حق کیا ہے۔

الجواب

حق یہ ہے کہ معمول حقہ جس طرح تمام دُنیا کے عامہ بلاد کے عوام وخواص یہاں تک کہ علماء وعظمائے حرمین محترمین زادہما اللہ شرفاً وتکریماً میں رائج ہے شرعاً مباح وجائز ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں تو اُسے ممنوع وناجائز کہنا یا احوال حقہ سے بے خبری پر مبنی۔ کما عرض لکثیر من المتکلمین علیہ فی بدو ظہورہ قبل اختبارہ ووضوح امرہ فقیل مسکر وقیل مفتر وقیل مضر ای مطلقا کالسموم وقیل وقیل۔

یا بعض احوال عارضہ بعض فساق متناولین کی نظر پر مبنی۔ کقول من قال انہ مما یجتمع علیہ الفساق کاجتماعھم علی المحرمات وقول اخر انہ یصد عن

المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا و کذا وما يدريه بالغيب ۔
یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے۔ محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ تو جو نفی مطلق کرے بلاشبہہ کافر ہے اور اگر علم ذاتی یا علم محیط جملہ معلومات الٰہی سے تاویل کرے تو کفر سے بچ جائے گا مگر شان اقدس میں ایسا موہوم کلام بولنے کا اس پر الزام قائم ہے کہ اس کا ظاہر کلام بعینہ وہی ہے جو اس منافق نے کہا اور اللہ عزوجل نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا کیوں نہ کہا کہ یہ اللہ کے بتائے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ حقے کا استعمال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حقہ کے بارہ میں تحقیق حق کیا ہے ۔

الجواب

حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامہ بلاد کے عوام و خواص یہاں تک کہ علماء و عظمائے حرمین محترمین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً میں رائج ہے شرعاً مباح و جائز ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں تو اسے ممنوع و ناجائز کہنا یا احوال حقہ سے بے خبری پر مبنی ۔ کما عرض لکثیر من المتکلمین علیه فی بدء ظهوره قبل اختیاره و وضوح امره فقیل مسکر و قیل مفتر و قیل مضر ای مطلقا کالسموم و قیل و قیل ۔
یا بعض احوال عارضہ بعض فساق متناولین کی نظر پر مبنی ۔ کقول من قال انه مما یجتمع علیه الفساق کاجتماعهم علی المحرمات و قول اٰخر انه یصد عن

ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ۔

یا بعض عوارض مخصوصہ بعض بلاد و بعض اوقات کے لحاظ سے ناشی جن کا حکم ان کے غیر اعصار و امصار کو ہرگز شامل نہیں:

کمن احتج بالنھی السلطانی علی کلام فیہ للعلامۃ النابلسی۔

یا محض مفتریات کاذبہ مخترعات ذاہبہ پر متفرع کتھور من تفوہ ان کل دخان حرام۔ وجعلہ حدیثا عن سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام دلجراۃ من قال اجمعوا علی حرمۃ والاجماع۔

فقیر نے اس باب میں زیادہ بیباک متقشف افغانستان سے پائی کہ چند کتب فقہ پڑھ کر تقشف و تصلف کو حد سے بڑھاتے اور عامۂ اُمّت مرحومہ کو ناحق فاسق و فاجر بناتے ہیں اور جب اپنے دعوے باطل پر نہیں پاتے ناچار حدیثیں گڑھتے بناتے ہیں میں نے ان کی بعض تصانیف میں ایک حدیث دیکھی کہ:

من شرب الدخان فکانما شرب دم الانبیاء۔

جس نے حقہ پیا گویا اُس نے پیغمبروں کا خون پیا۔

اور دوسری حدیث یوں تراشی:

من شرب الدخان فکانما زنی بامہ فی الکعبۃ

جس نے حقہ پیا گویا اُس نے کعبہ معظمہ میں اپنی ماں سے زنا کیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ جہل بھی کیا بد بلا ہے خصوصاً مرکب کہ لا دوا ہے۔ مسکین نے ایک مباح شرعی کے حرام کرنے کو دیدہ و دانستہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر بہتان اُٹھایا اور حدیث متواتر:

من کذب علیّ متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار۔

کا اصلا دھیان نہ لایا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

اللھم تب علینا وعلیہ ان کان حیا واغفر لنا ولہ ان کان میتا۔

یا قواعد شرع میں بے غوری اور نظر و فکر کی بیطوری سے پیدا

کزاعم من زعم انه بدعة وكل بدعة ضلالة ومنه زعم الزاعم
ان فيه استعمال آلة العذاب يعنى النار وذلك حرام وهذا من
البطلان بابين مكان نقضه المحدث الدهلوى فيما نسب اليه
باستعمال الماء المعذب به قوم نوح عليه الصلوٰة والسلام قلت وفى
الترويح بالمرواح استعمال آلة عذاب عاد. واما اصلاح الفاضل اللكهنوى
بزيادة قيد على هيأة اهل العذاب. فاقول لايجدى نفعا والا لم يجز
الاغتسال بماء حار قال تعالى يصب من فوق رؤسهم الحميم فماذا
يزعم الزاعم فى دخول الحمام فيكون على هذا حراما منهيا عنه لذاته بل
من الكبائر اما مطلقا على ما اختاره هذا الفاضل من كون تعاطى المكروه
تحريما من الكبائر او بعد الاعتياد على ما عليه الاعتماد من كونه فى نفسه
من الصغائر وذلك لان الحمام كما افاد العلامة المناوى فى التيسير
اشبه شئ بجهنم النار من تحت والظلام من فوق وفيه الغم والحبس
والضيق ولذا لما دخله سيدنا سليمٰن نبى الله عليه الصلوٰة و
السلام تذكر به النار وعذاب الجبار اخرج العقيلى والطبرانى
وابن عدى والبيهقى فى السنن عن ابى موسى الاشعرى رضى الله
تعالى عنه يرفعه الى النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال
اول من دخل الحمامات وصنعت له النورة سليمان بن داؤد
وفلما دخله وجد حره وغمه فقال اوه من عذاب الله اوه
قبل ان لاتكون اوه قلت وبهذا ابر حديث التشبيه
باهل النار وحديث الملابسة بالنار كما لا يخفى على
اولى الابصار۔

ولہذا علمائے محققین واجلہ معتمدین مذاہب اربعہ نے بعد تنقیح کار وامکان انکار اس کی

اباحت کا حکم فرمایا۔ وھو الحق التحقیق بالقبول۔
علامہ سیدی احمد حموی غمز العیون والبصائر میں فرماتے ہیں:
یعلم منہ حل شرب الدخان۔
اس قاعدہ سے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے حقہ پینے کی حلت معلوم ہوئی۔
علامہ عبدالغنی بن علامہ اسمٰعیل نابلسی قدس سرہما القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:
من البدع العادیۃ استعمال التتن والقہوۃ الشائع ذکرھا فی ھذا الزمان بین الاسافل والاعیان والصواب انہ لا وجہ لحرمتھا ولا لکراھتھا فی استعمال
بدعات عادیہ سے ہے حقہ اور کافی کا پینا جن کا چرچا آج کل عوام و خواص میں شائع ہے اور حق یہ ہے کہ ان کی حرمت کی کوئی وجہ ہے نہ کراہت کی۔ علامہ محقق علاؤ الدین دمشقی درمختار میں عبارت اشباہ نقل کر کے فرماتے ہیں:
فیفہم منہ حکم التتن۔
شامی میں ہے،
وھو الاباحۃ علی المختار۔
یعنی اس سے تمباکو کا حکم مفہوم ہوتا ہے اور وہ اباحت ہے مذہب مختار میں، پھر فرمایا:
وقد کرھہ شیخنا العمادی فی ھدیۃ الحاقالہ بالثوم والبصل بالاولی۔
ہمارے استاد عبدالرحمٰن بن محمد عماد الدین دمشقی نے اپنی کتاب ہدیہ میں اُسے سیر و پیاز سے ملحق ٹھہرا کر مکروہ رکھا۔

علامہ سیدی ابوالسعود و علامہ سیدی طحطاوی نے حاشیہ درمختار میں فرمایا:
لا یخفی ان الکراھۃ تنزیھیۃ بدلیل الالحاق بالثوم والبصل والمکروہ تنزیھا یجامع الجواز
پوشیدہ نہیں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے جیسے لہسن پیاز کی اور مکروہ تنزیہی جائز ہوتا ہے
علامہ حامد آفندی عمادی ابن علی آفندی مفتی دمشق الشام اپنے فتاوے مغنی مستفتی عن سوال المفتی میں علامہ محی الدین بن احمد بن محی الدین حید کردی جزری

رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں:

فی الافتاء بحلہ دفع الحرج عن المسلمین فان اکثرھم مبتلون بتناولہ مع ان تحلیلہ ایسر من تحریمہ وما خیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین امرین الا اختار ایسرھما واما کونہ بدعۃ فلا ضرر فانہ بدعۃ فی التناول لا فی الدین فاثبات حرمتہ امر عسیر لا یکاد یوجد لہ نصیر۔

حلت قلیان پر فتویٰ دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلا ہیں معہٰذا اس کی تحلیل تحریم سے آسان تر ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دو کاموں میں اختیار دیئے جاتے جو اُن میں زیادہ آسان ہوتا اسے اختیار فرماتے رہا اس کا بدعت ہونا یہ کچھ باعث ضرر نہیں کہ یہ بدعت کھانے پینے میں ہے نہ امور دین میں تو اس کی حرمت ثابت کرنا ایک دشوار کام ہے جس کا کوئی معین و مددگار نظر نہیں آتا۔

۞

علا۔ خاتم المحققین سیدی امین الملۃ والدین محمد بن عابدین شامی قدس سرہٗ السامی ردالمحتار حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں:

للعلامۃ الشیخ علی الاجھوری المالکی رسالۃ فی حلہ نقل فیھا انہ افتی بحلہ من یعتمد علیہ من ائمۃ المذاھب الاربعۃ۔

علامہ شیخ علی اجہوری مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حقہ کی حلت میں ایک رسالہ لکھا جس میں نقل فرمایا کہ چاروں مذہب کے ائمہ معتمدین نے اس کی حلت پر فتویٰ دیا۔

پھر فرماتے ہیں:

قلت والف فی حلہ ایضا سیدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالۃ سماھا الصلح بین

حلت قلیان میں ہمارے سردار عارف باللہ حضرت عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک رسالہ تالیف فرمایا

بین الاخوان فی اباحة شرب
الدخان ونعرض له فی کثیر من
تآلیف الحسان و اقامة الطامة الکبری
علی القائل بالحرمة او بالکراهة
فانهما حکمان شرعیان لا بد
لهما من دلیل ولا دلیل علی
ذلك فانه لم یثبت اسکاره
ولا تفتیره ولا اضراره بل ثبت
له منافع فهو داخل تحت قاعدة
الاصل فی الاشیاء الاباحة وان
فرض اضراره للبعض لا یلزم
منه تحریمه علی کل احد فان
العسل یضر باصحاب الصفراء
الغالبة وربما امرضهم مع
انه شفاء بالنص القطعی ولیس
الاحتیاط فی الافتراء علی الله تعالی
باثبات الحرمة والکراهیة
الذین لا بد لهما من دلیل بل
فی القول بالاباحة التی هی الاصل
وقد توقف النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم مع انه هو المشرع فی
تحریم الخمر ام الخبائث حتی
نزل علیه النص القطعی فالذی

جس کا نام الصلح بین الاخوان فی
اباحۃ شرب الدخان۔ رکھا اور اپنی
بہت تالیفات نفیسہ میں اُس سے تعرض
کیا اور حقہ کی حرمت یا کراہت ماننے
والے پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی کہ
وہ دونوں حکم شرعی ہیں جس کے لیے
دلیل درکار اور یہاں دلیل معدوم کہ نہ
اُس کا نشہ لانا ثابت ہوا نہ عقل میں
فتور ڈالنا نہ مضرت کرنا بلکہ اُس کے
منافع ثابت ہوئے ہیں تو وہ اس قاعدہ
کے نیچے داخل ہے کہ اصل اشیاء میں
اباحت ہے اور اگر فرض کیجئے کہ بعض
کو ضرر کرے تو اس سے سب پر حرمت
نہیں ثابت ہوتی جن مزاجوں پر صفرا
غالب ہوتا ہے شہد انہیں نقصان کرتا
بلکہ بارہا بیمار کر دیتا ہے آنکہ وہ بنص
قرآنی شفا ہے اور یہ کوئی احتیاط کی بات
نہیں کہ حرمت یا کراہت ٹھہرا کر خدا پر
افترا کر دیجئے کہ اُن کے لیے دلیل کی حاجت
ہے بلکہ احتیاط مباح ماننے میں ہے کہ
وہی اصل ہے خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کہ بہ نفس نفیس صاحب شرع
ہیں شراب جیسی ام الخبائث کی تحریم میں

ينبغى للانسان اذا سئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه او لا كهذا العبد الضعيف وجميع من فى بيته ان يقول هو مباح لكن رائحته تستكرهها الطباع فهو مكروه طبعا لا شرعا الى اخر ما اطال به رحمه الله تعالىٰ۔

توقف فرمایا جب تک نص قطعی نہ اتری تو آدمی کو چاہیے کہ جب اُس سے حقہ کے بارہ میں سوال کیا جائے تو اُسے مباح ہی بتائے خواہ آپ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو جیسے میں اور میرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں (کہ ہم میں کوئی نہیں پیتا مگر فتوی اباحت ہی پر دیتا ہوں) ہاں اُس کی بو طبیعت کو ناپسند ہے تو وہ مکروہ طبعی ہے نہ شرعی اور ہنوز علامہ مذکور کا کلام طویل اس کی تحقیق میں باقی ہے۔

بالجملہ عندالتحقیق اس مسئلہ میں سوا حکم اباحت کے کوئی راہ نہیں خصوصاً ایسی حالت میں عجماً وعرباً و شرقاً وغرباً عام مومنین بلاد وبقاع تمام دُنیا کو اُس سے ابتلاء ہے تو عدم جواز کا حکم دینا عامہ امت مرحومہ کو معاذ اللہ فاسق بنانا ہے جسے ملت حنیفیہ سمحہ سہلہ غرا بیضا ہرگز گوارا نہیں فرماتی اسی طرف علامہ جزری نے اپنے اُس قول میں ارشاد فرمایا کہ:

فى الافتاء بحله دفع الحرج عن المسلمين۔

اور اُسے علامہ حامد عمادی پھر منقح علامہ محمد شامی آفندی نے برقرار رکھا۔ اقول:

ولسنا نعنى بهذا ان عامة المسلمين اذا ابتلوا بحرام حل بل الامران عموم البلوى من موجبات التخفيف شرعا وما ضاق امرالا اتسع فاذا وقع ذٰلك فى مسئلة مختلف فيها ترجح جانب اليسر هونا للمسلمين عن العسر ولا يخفى على خادم الفقه ان هذا كما هو جار فى باب الطهارة والنجاسة كذٰلك فى باب الاباحة والحرمة ولذا تراه من مسوغات الافتاء بقول غير الامام الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه كما فى مسئلة المخابرة وغيرها مع تنصيصهم بانه لا يعدل عن قوله

الی قول غیرہ الا بضرورۃ بل ھو من مجوزات المیل الی روایۃ النوادر علی خلاف ظاھر الروایۃ کما نصوا علیہ مع تصریحھم بان ماخرج عن ظاھر الروایۃ فھو قول مرجوع عنہ وما رجع عنہ المجتھد لم یبق قولا لہ وقد نشبت العلماء بھذا فی کثیر من مسائل الحلال و الحرام ففی الطریقۃ وشرحھا الحدیقۃ فی زماننا ھذا لایمکن الاخذ بالقول الاحوط فی الفتوی الذی افتی بہ الائمۃ ھو ما اختارہ الفقیہ ابو اللیث انہ ان کان فی غالب الظن ان اکثر مال الرجل حلال جاز قبول ھدیۃ و معاملۃ والا لا اھ ملخصا۔ وفی رد المحتار من مسئلۃ بیع الثمار لایخفی تحقیق الضرورۃ فی زماننا ولا سیما فی مثل دمشق الشام وفی نزعھم عن عادتھم حرج وما ضاق الامر الا اتسع ولا یخفی ان ھذا مسوغ للعدول عن ظاھر الروایۃ اھ ملخصا۔ وفیہ مسئلۃ العلم فی الثواب ھو ارفق باھل ھذا الزمان لئلا یقعوا فی الفسق و العصیان اھ۔ وفیہ من کتاب الحدود مقتضی ھذا کلہ ان من زفت الیہ زوجۃ لیلۃ عرسہ ولم یکن یعرفھا لایحل لہ وطوءھا مالم یقل واحد او اکثر انھا زوجتک وفیہ حرج عظیم لانہ یلزم منہ تاثیم الامۃ اھ ملخصا الی غیر ذلک من مسائل یکثر عدھا و یطول سردھا اندفع ما عسی متوھم ان یتوھم من القول الفاضل اللکھنوی ان عموم البلوی انما یؤثر فی باب الطھارۃ والنجاسۃ لا فی باب الحرمۃ والاباحۃ صرح بہ جماعۃ اھ

ہاں بنظر بعض وجوہ اُسے مکروہ تنزیہی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محقق علائی و علامہ ابوالسعود و علامہ طحطاوی و علامہ شامی نے الحاقا بالثوم والبصل افادہ فرمایا:

علی ما فیہ لبعض الفضلاء مع کلام المنا فی ذلک المراء۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

الحاقہ بما ذکر ھو الانصاف۔

اقول: یہیں سے ظاہر کہ اس وجہ کو موجب کراہت تحریم جاننا:

کماجزم به الفاضل اللکھنوی فی فتاواہ ترددفی رسالة واضطرب فیه کلام المحدث الدھلوی فیمانسب الیه فادھم اولا انه یوجب کراھة التحریم وعاد اخرافقال التنزیه سراسر خلاف تحقیق ہے۔

ثم اقول : پھر کراہت تنزیہہ کا حاصل مرتب اس قدر کہ ترک اولیٰ ہے نہ فعل ناجائز، ہر علما تصریح فرماتے ہیں کہ یہ کراہت مجامع جواز واباحت ہے جانب ترک میں اس کا وہ مرتبہ ہے جو جہت فعل میں مستحب کا کہ مستحب بات کیجئے تو بہتر نہ کیجئے تو گناہ نہیں مکروہ تنزیہی نہ کیجئے تو بہتر کیجئے تو گناہ نہیں پس مکروہ تنزیہی کو داخل دائرہ اباحت مان کر گناہ صغیرہ اور اعتیاد کو کبیرہ قرار دینا کما صدر عن الفاضل اللکھنوی وتبعه التنبید الشھدی ثم انکر دی۔ سخت لغزش و خطا فاحش ہے یارب مگر وہ کون ساجو شرعاً مباح ہو اور وہ مباح کیسا جو شرعاً گناہ ہو۔

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس ذلت کے رد میں ایک مستقل تحریر مسمی بہ جمل مجلیة ان المکروہ تنزیھا لیس بمعصیة تحریر کی وباللہ التوفیق۔

ثم اقول یوہیں مانحن فیه میں تین وجہ کراہت تنزیہہ ٹھہرا کر کراہت تحریم کی طرف مرتقی کردینا کما وقع فیمانسب الی المحدث الدھلوی۔ محض نامعقول قطع نظر اس سے کہ ان وجوہ سے اکثر محل نظر شرع سے اصلا اس پر دلیل نہیں کہ جو چیز تین وجہ سے مکروہ تنزیہی ہو مکروہ تحریمی ہے۔ ومن ادعی فعلیه البیان خود محدث دہلوی کے تلمیذ رشید مولانا رشید الدین خان دہلوی مرحوم اپنے رسالہ عربیہ میں صاف لکھتے ہیں کہ علمائے محققین حنفیہ میں کراہت تنزیہی ملتے ہیں۔

حیث قال اما المحققون القائلون بکراھة تنزیھا فھم ایضا تشبثوا بالروایات الفقھیه مثل ما قال صاحب الدر المختار۔

اور اس میں تصریح کی ہے کہ مالت مشائخنا الیھا۔ اسی کراہت تنزیہہ کی طرف ہمارے اساتذہ نے میل کیا، اس رسالہ پر شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ رفیع الدین صاحب کی تقریظیں ہیں شاہ صاحب نے اُسے تحریر انیق و تقریر و سلیق و صحیح والبانی

دستگم العالی وموافق روایات ومطابق درایات بتایا اور شاہ رفیع الدین صاحب نے

استحسنت غایۃ الاستحسان ما نثر بلنیہ من جواھر لآلیہ فی میانیہٖ معانیہ۔

فرمایا تو ظاہر اور دوسری تحریر کی نسبت غلط ہے یا اُس میں تحریفیں واقع ہوئی اور اس پر دلیل یہ بھی ہے کہ اس تحریر کے اکثر جوابات مخدوش ومختل اور خلاف تحقیق باتوں پر مشتمل ہیں اور نسبت بہر جہت صحیح ہی مانیئے تو رسالہ تلمیذ کی مدح وتقریظ معارض و مناقض ہوگی وہ تحریر پایۂ اعتبار سے یوں بھی گر گئی اور اس سے بھی قطع نظر کیجئے تو مقصود

اتباع حق ہے نہ تقلید اہل عصر واتباع زید وعمرو اللہ الھادی وولی الایادی۔

الحاصل یہ معمولی حقہ کے حق میں تحقیق حق وتحقیق یہی ہے کہ وہ جائز ومباح و صرف مکروہ تنزیہی ہے یعنی جو نہیں پیتے بہت اچھا کرتے ہیں جو پیتے ہیں کچھ بُرا نہیں کرتے۔

فان الاساءۃ فوق کراھۃ التنزیہ کما حققہ العلامۃ الشامی۔

البتہ وہ حقہ جو بعض جہال بلاد ہند ماہ رمضان المبارک شریف میں وقت افطار پیتے اور دم لگاتے اور حواس ودماغ میں فتور لاتے اور دیدہ ودل کی عجب حالت بناتے ہیں بیشک ممنوع وناجائز وگناہ ہے اور وہ بھی معاذ اللہ ماہ مبارک میں اللہ عزوجل ہدایت بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مفتر چیز سے نہی فرمائی اور اس حالت کے حالت تغیر ہونے میں کچھ کلام نہیں سا احمد وابو داؤد بسند صحیح

عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر۔ واللہ تعالٰی اعلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنیوالی اور دماغ میں خلل ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا۔

مسئلہ۳۸۔ حقے کے بارے میں مزید مسائل

چہ می فرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین درباب قلیان کشیدن کہ بعضے مکروہ تنزیہی می فرمایند وبعضے مکروہ تحریمی میگویند وبعض حرام مطلق میدانند وبعضے میفرمایند کہ کسے قلیان میکشد از مشاہدہ جمال جہاں آرای حضرت خواجہ عالم وعالمیان محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ

وسلم واز احضار مجلس حضور پُر نور اقدس داخل محروم می ماند پس تا معلوم کہ آیات مذہب مختار حنفی چیست کہ درین باب استفتا با علماء دستخط فرمودند مگر مفصل ارقام نرفت و تسکینہ نشد لہذا اُمید دارم کہ تشریحش مفصل ارقام رود۔ بینوا توجروا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حقہ پینے کے بارے میں بعض مکروہ تنزیہی فرماتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور بعض مطلق حرام جانتے ہیں اور بعض کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جو شخص حقہ پیتا ہے وہ جمال جہاں آرا حضرت خواجہ عالم محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار اور حاضری دربار حضور پرنور سے محروم رہتا ہے۔ پس یہ عرض کرتا ہوں کہ دلائل مذہب مختار حنفی کے کیا ہیں۔ اگرچہ اس مسئلہ پر بہت سے علماء نے دستخط فرمائے ہیں مگر کسی نے مفصل تحریر نہیں فرمایا اور میری تسکین نہیں ہوتی۔ لہذا میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس کو تشریح اور تفصیل سے تحریر فرمائیں۔

بینو توجروا۔

الجواب باید دانست کہ در مسئلہ کشیدن تنباکو کہ اختلافات بظہور آمدہ اند بردو قسم اند یکے اختلاف علمائے کاملین و دیگر اختلاف متعصبین۔ اما اختلاف علماء کاملین کہ بظہور رسیدہ بنظر غور و تعمق راجع طرف اختلاف حال تنباکو یا اختلاف حال شاربین ست۔

اما اختلاف متعصبین پس مبنی بر اختیار اقوال شاذہ مردودہ مخالف جمہور یا حکایات بے سروپا مشتملہ بر کذب و زور است تفصیل ایں اجمال آنکہ از روئے احادیث و آثار و اقوال جمہور فقہاء کبار اصل درا شیاء اباحت ست پس چیزیکہ در آں دلیلے کہ منصوص الحرمۃ است یافتہ شود مثل میت یا اسکار البتہ حرام و ممنوع است و چیزیکہ دراں دلیل منصوص حرمت یافتہ نشود و حکمش مسکوت عنہ بود باعتبار ذات حلال و مباح است اگر کراہت و حرمت در کدامی صورت خاصہ یافتہ خواہد شد مکروہ و حرام گفتہ خواہد شد ورنہ بر اصل خود باقی خواہد ماند و چوں در تنباکو کہ در بعض بلاد یافتہ میشود اسکار و تفتیر موجود است مثل بلاد بنگالہ وغیرہ علماء آنجا حکم ممانعت فرمودہ اند و در تنباکوئے بعض بلاد ہر گز اثرے از تفتیر و اسکار نیست مثل تنباکوئے مصر وغیرہ علمائے محققین آنجا حکم بحلت و جواز فرمودہ

اند وقول منکر را مردود نموده اند وعلیٰ ہذا القیاس اختلاف حال شار بین را ہم دخلی است معتد بہ در حکم آں پس کسے کہ بطور لہو ولعب انہماک عبث ورد آں می نماید حکمش جدا است وکسے کہ برائے منافع کہ انکار ازاں نتواں نمود بقدر ضرورت استعمال می سازد حکمش جدا است پس ایں اختلاف کہ در اقوال محققین یافتہ میشود فی الحقیقۃ اختلافے نیست و انچہ متعصبین حرام مطلق میگویند قطع نظر از آنکہ برائے منفعت باشد یا بطور لہو ولعب وعبث تمباکو ہم خواہ مسکر ومضر باشد یا نباشد و بغیر نقل از شارع ومجتہدین شریعت اصل در اشیاء حرمت قرار دادہ اند پس تعصبے ست باطل واز حلیہ صدق وانصاف عاطل وقول وحکم قائل کہ از کشیدن قلیان حرمان از مشاہدہ لمعان جمال حضرت سید انس وجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل می گردد بے دلیل کامل در ہمیں تعصب لا حاصل داخل است ہر چند علمائے دین دریں مسئلہ رسائل مستقلہ تالیف فرمودہ اند اما در ینجا یک سند مسند اکتفا نمودہ میشود علامہ شامی در رد المحتار حاشیہ در المختار بعد ازاں کہ فرمودہ :

جاننا چاہیئے کہ حقہ پینے کے مسئلہ میں جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں دو قسم کے ہیں۔ ایک علماء کاملین کا اختلاف اور دوسرا متعصبین کا اختلاف۔ لیکن علماء کاملین کا اختلاف بنظر غور وفکر تمباکو یا تمباکو پینے والوں کی حالت میں ہے لیکن متعصبین کا اختلاف اقوال شاذ اور مردود خلاف جمہور کا یا حکایات بے سروپا مشتمل بر کذب وافترا پر مبنی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے اقوال فقہاء اور احادیث وآثار کی رُو سے یہ ہے کہ اصل میں ہر چیز مباح ہے پس جس چیز کی حرمت کی دلیل نص میں پائی جائے حرام ہوتی ہے جیسے زہر منشیات حرام وممنوع ہیں اور جس چیز کی حرمت کی دلیل نص میں موجود نہ ہو اس کے حکم سے سکوت اختیار کیا جاتا ہے۔ باعتبار ذات ہر چیز حلال ومباح ہے اگر کراہت اور حرمت کسی خاص صورت میں پائی جائے تو مکروہ یا حرام کہا جائے گا ورنہ اپنی اصل پر باقی رہے گی (یعنی حلال رہے گی) جیسا کہ تمباکو کو بعض علاقوں کا مثل بخارا وغیرہ کے نشہ اور دماغ میں فتور والی کیفیت نہیں جیسے مصر وغیرہ

کا تو اس جگہ کے علماء محققین نے تمباکو کی حلت اور جواز کا فتویٰ دیا اور منکر حرام کہنے والے کے قول کا رد فرمایا اور علیٰ ہذا القیاس تمباکو پینے والوں کی حالت کا بھی دخل ہے۔ قابلِ اعتماد بات یہ ہے۔ اس شخص کا حکم کہ جو بطور لہو ولعب یا وقت گزاری کے پیئے اس کا حکم جُدا ہے اور وہ آدمی کہ فائدہ کے لیے بقدر ضرورت استعمال کرے اس کا حکم جُدا ہے بس یہ اختلاف محققین کے اقوال میں پایا جاتا ہے اور حقیقت میں یہ اختلاف نہیں ہے اور وہ متعصبین حرام مطلق کہتے ہیں۔ قطع نظر فائدہ کے لیے پیا جائے یا بطور لہو ولعب اور بیکار پیا جائے اور خواہ نشہ دے یا نہ دے دماغ میں فتور ڈالے۔ کسی دلیل شارع اور مجتہدین شریعت کے نقل کے بغیر کہہ دیا۔ انھوں نے اشیاء کی اصل حرمت قرار دے دی ہے۔ یہ تعصب باطل ہے اور صدق وانصاف سے دُور ہے اور اور قائل کا یہ قول کہ حقہ پینے والے مشاہدہ جمال جہاں آرا حضرت سید انس وجان صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم رہتے ہیں۔ بے دلیل ہے اور اس میں تعصب لا حاصل کا دخل ہے۔ اکثر علمائے دین نے اس مسئلہ میں مستقل رسائل تصنیف وتالیف فرمائے ہیں۔ لیکن اس جگہ ایک مستند سند پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ علامہ شامی نے رد المختار کے حاشیہ در المختار میں اس کے بعد فرمایا۔ اس مسئلہ میں علماء کی رائے میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا مکروہ ہے۔ بعض نے کہا حرام ہے اور بعض نے کہا مباح ہے الخ اور ایک دو قول ممانعت کے ذکر کے اور آخر میں فرمایا مکروہ ہے۔

قد اضطربت آراء العلماء فیہ فبعضھم قال بکراھۃ وبعضھم قال بحرمتہ وبعضھم باباحۃ الخ

دیگر دو قول ممانعت ذکر نمودہ ودر آخر فرمودہ:

وللعلامۃ الشیخ علی الاجھوری المالکی رسالۃ فی حلہ نقل فیھا انہ افتی بحلہ من یعتمد علیہ من ائمۃ المذاھب الاربعۃ قلت والف فی حلہ ایضا سیدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالۃ سماھا بالصلح بین الاخوان فی اباحۃ شرب الدخان وتعرض لہ فی کثیر من تالیفہ الحسان

واقام الطامة الکبریٰ علی القائل بالحرمة او بالکراھة فانهما
حکمان شرعیان لابد لهما من دلیل ولا دلیل علی ذلك فانه لم یثبت
اسکاره ولا تفسیره ولا اضراره بل ثبت له منافع فهو داخل تحت
قاعدة الاصل فی الاشیاء الاباحة وان فرض اضراره للبعض
لا یلزم منه تحریمه علی کل احد فان العسل یضر باصحاب
الصفراء وربما امرضهم مع انه شفاء بالنص القطعی ولیس الاحتیاط
فی الافتراء علی الله تعالیٰ باثبات الحرمة او الکراھة الذین لابد لهما
من دلیل بل فی القول بالاباحة التی هی الاصل وقد توقف النبی
صلی الله تعالیٰ علیه واٰله وسلم مع انه هو المشرع فی تحریم الخمر ام الخبائث
حتی نزل علیه النص القطعی فالذی ینبغی للانسان اذا سئل عنه
سواء کان ممن یتعاطاه اولا کهذا العبد الضعیف وجمیع
من فی بیته ان یقول هو مباح لکن رائحته تستکرهها الطباع
فهو مکروہ طبعا لا شرعا الی اخر ما قال الی اٰخره۔

حررہ الفقیر عبدالقادر محب الرسول القادری البدایونی عفی عنه۔

مسئلہ ۳۹ - بدمذہبوں کو دوست رکھنے والا امام

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کی نسبت اور اُس کے معاونین کی بابت کہ جو طرح طرح کی درخواست ممبران آریہ سماج سے کرتا ہو اور ادھر وعظ اور امامت بھی مسلمانوں کی کرتا رہے اور جو اپنے وعظ میں بھی آریوں کو اپنا دلی دوست اور جگر کا ٹکڑا بتلائے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ کے مرتبہ کو حضور سرور کائنات رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کے برابر سمجھے اور جس کا کذب اور وعدہ خلافی بھی اکثر مرتبہ ظاہر ہوئی ہو آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کا وعظ کرانا اور سننا جائز ہے یا نہیں اور اس کے معاونان کس حکم شرعی کے مصداق ہیں عنداللہ وعندالرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروئے قرآن وحدیث وفقہ بہت جلد جواب